السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیانابالغ لڑکاامامت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب بالغ مردوں میں کوئی شخص جماعت کرانے کا اہل نہ ہواور نابالغ لڑکا صاحب تمیز موجود ہو تو ایسی صورت میں وہ نابالغ لڑکا جماعت کے فرائض سر انجام دے سکتا ہے، جیساکہ صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی، مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے جماعت کرانا ثابت ہے، حالانکہ وہ بخاری کی روایت کے مطابق چھ یا سات سال کے تھے اور ابوداؤد کی روایت کے مطابق وہ سات یا آٹھ برس کے تھے۔

عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ ایک ایسے راستہ پر آباد تھا جہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گزر ہوتا رہتا تھا۔ میں ان سے قرآن سیکھتا رہتا تھا، آخر میرے والد جب مسلمان ہوگئے اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنی ہیں۔ نماز کے وقت کوئی صاحب اذان پڑھے، تاہم جماعت وہ شخص کرائے جو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو۔ میں چونکہ اپنے قبیلے میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تھا۔ لہٰذا میری قوم نے مجھے اپنا پیش امام بنالیا۔ چنانچہ میں آج تک ان کا امام چلا آرہا ہوں۔ چونکہ میں سات سال کے لگ بھگ تھا۔ میرے گلے میں صرف ایک قمیص ہوتی تھی۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو ننگا ہوجاتا تھا۔ تب میری قول نے مجھے کپڑے بنا کردیے۔ الفاظ یہ ہیں:

فنظَرُوا فلَمْ يَكُن أَحَدٌ أَكثَرَ قُرآنًا مِنّى، لما كُنتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكبَانِ، فقَدَّمُونِي بَينَ أَيدِيهِم، وَأَنَا ابنُ سِتٍّ أَوْ سَبعِ سِنِينَ، (رواه البخارى والنسائى بنحوه۔) قال فيه كنت اءمهم وانا ابن سبع سنين او ثمان سنين۔ (ابوداود) ولِأَحمَدَ وَأَبِي دَاوُد: فَما (شَهِدتُ مَجمَعًا مِن جَرمٍ إلَّا كُنتُ إمَامَهُم إلَى يَومِي هذَا) (نيل الأوطار: باب ماجاء في امامة الصبى ص ١٨٧ ج ٣

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نابالغ لڑکا دوسرے بڑے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو اور پھر وہ صاحب تمیز بھی ہو تو بلاشبہ اس کی امامت جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص413

محدث فتویٰ